انتظامات جلسہ کے متعلق پانچ ضروری ہدایات جن کی طرف جماعت کو فوراً متوجہ ہونا چاہئے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶؍جنوری ۱۹۶۸ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ تین سَو احمدی نوجوانوں کو تنور میں روٹی لگانا سکھائیں۔

☆ چھ سَو ایسے رضا کار مکان چاہئیں جو ضرورت پیش آنے پر سَو روٹی تَوے پر پکا کر دیں۔

☆ روٹی پکانے کی مشین جلسہ سالانہ کیلئے تیار کروائیں۔

☆ اللہ تعالیٰ ہی مقرر کی زبان میں برکت دیتا، اثر پیدا کرتا اور دلوں کو اثر قبول کرنے کیلئے تیار کرتا ہے۔

☆ ہر وہ قربانی جس کا وقت اور زمانہ مطالبہ کرے بشاشت کے ساتھ اپنے ربّ کے حضور پیش کر دیں۔

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جلسہ سالانہ کے بعد انفلوئنزا کا بڑا سخت حملہ مجھ پر ہوا تھا بخار بھی تیز تھا اور کھانسی تو اتنی شدت اختیار کر گئی تھی کہ رات ایک ایک ڈیڑھ ڈیڑھ بجے بلکہ بعض دفعہ دو بجے تک کھانستے گزر جاتی اور ایک سیکنڈ بھی میں سو نہ سکتا لیکن پھر اپنی غلطی کے نتیجہ میں جو بیماری پیدا ہوئی۔ فَهُوَ يَشْفِيْنِ اس (بیماری) سے شافی خدا نے شفا دی۔ بیماری اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہوگئی ہے۔ ضعف اور نقاہت اور کھانسی کا تھوڑا سا بقیہ ہے اللہ فضل کرے گا انشاء اللہ وہ بھی جلد دور ہو جائے گا۔

آج میں باوجود ضعف کے اس لئے جمعہ کے لئے آیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل اور اس کی غیر محدود رحمتیں جو ہم نے جلسہ کے ایام میں اپنے پر نازل ہوتی دیکھیں۔ان کے نتیجہ میں جماعت پر جو شکر بجالانے کا فرض عائد ہوتا ہے اس کی طرف اپنے دوستوں کو توجہ دلاؤں۔

بہترین بیان جو جلسہ کی رحمتوں کے متعلق میرے سننے میں آیا وہ یہ ہے کہ شیخ محمد احمد صاحب مظہر جو ہمارے بزرگ دعا گو اور بڑا ہی اخلاص رکھنے والے ہیں ۱۴؍جنوری کی صبح کو جبکہ جماعت ہائے ضلع لائل پور کی ملاقاتیں ہو رہی تھیں میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے میں ۵۷ سال سے جلسہ سن رہا ہوں اور کوئی ناغہ نہیں ہوا ہر سال ہمارا جلسہ ایک منزل اوپر ہوتا ہے اس سال یہ جلسہ دو منزل اوپر ہوا ایک منزل نانبائیوں کی وجہ سے ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ جس رنگ میں روٹی پکانے کا نظام ناکام اور ناکارہ ہوگیا تھا اس کے نتیجہ میں اتنے بڑے اجتماع میں ابتری اور انتشار پیدا ہونا لازمی تھا اگر یہ اجتماع محض خدا کے لئے منعقد نہ ہوتا۔ لیکن اس انتہائی کرائسس (Crisis) کے وقت اللہ تعالیٰ نے جس بشاشت اور اخلاص اور ایثار کا مظاہرہ کرنے کی جماعت کو توفیق عطا کی وہ اپنی ہی مثال ہے اور اگر ہم اسلامی تاریخ پر نظر ڈالیں تو پہلی صدی ہجری کو چھوڑ کر ہماری تاریخ میں شاید ہی اس قسم کا کوئی نظارہ ہمیں ملے۔

اتنا بڑا اجتماع تھا لاکھ کے قریب احمدی اور غیر احمدی جلسہ کو سننے کے لئے اور اپنی غلط فہمیاں دور کرنے کی غرض سے آئے ہوئے تھے (مرد بھی تھے اور عورتیں بھی تھیں۔ بوڑھے بھی تھے اور جوان بھی تھے اور بچے بھی تھے) لیکن ہر طرف اس بظاہر ابتری کے وقت میں بشاشت ہی بشاشت نظر آتی تھی اور مجھ سے تو بہت سے دوستوں نے کہا کہ اگر آپ کہیں تو ہم تین دن روزہ رکھ کر بھی گزارہ کر سکتے ہیں۔ میں نے انہیں کہا کہ نہیں روزہ رکھنے کی بھی اجازت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کم کھانے کا ہم سے مطالبہ کر رہا ہے اور جو مطالبہ ہے وہی پورا کرنا چاہئے۔ ایسے حالات کیوں پیدا ہوئے یہ تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ خدا نے جماعت کا امتحان لیا اور خدا تعالیٰ کی توفیق سے جماعت اس امتحان میں کامیاب ہوئی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت ہی بڑا فضل ہے اور اس فضل کے نتیجہ میں ہمارے دل خدا تعالیٰ کی حمد سے بھرے ہوئے ہیں۔

اس سلسلہ میں میں چند ہدایتیں دینا چاہتا ہوں جن میں سے بعض کا تعلق جماعت سے ہے اور بعض کا منتظمین سے۔ اللہ تعالیٰ جب ایسے حالات پیدا کرتا ہے تو ان سے جتنے زیادہ سے زیادہ سبق حاصل کئے جا سکیں وہ ہمیں کرنے چاہئیں۔

پانچ باتیں ہیں جن کی طرف ہمیں متوجہ ہونا چاہئے اور پانچ منصوبے ہیں جو ہمیں اگلے جلسہ سے پہلے پہلے مکمل کر لینے چاہئیں۔ ایک تو یہ کہ جماعت خاص توجہ کے ساتھ ۳۰۰ احمدی نوجوانوں کو تنور میں روٹی لگانا سکھائے اور اس کے متعلق مجھے اکتوبر یا نومبر میں رپورٹ مل جانی چاہئے (انشاء اللہ) کہ کام خیر و خوبی کے ساتھ انجام پا گیا ہے اور ہمارے تین سو نوجوان اس قابل ہیں کہ تنور میں روٹی لگا سکیں۔ اس سکیم کی تفصیل میں میں اس وقت نہیں جاؤں گا۔ افسر صاحب جلسہ سالانہ کا کام ہے کہ پوری تفصیل کے ساتھ مجھ سے مشورہ کرنے کے بعد اس سکیم کو بنائیں اور جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اسے کامیاب کریں۔

دوسری چیز یہ ہے کہ اہالیان ربوہ کم و بیش دو اڑھائی ہزار مکانوں میں رہتے ہیں۔ ان دو اڑھائی ہزار مکانوں میں سے مجھے چھ سَو ایسے رضا کار مکان چاہئیں کہ جب ضرورت پیش آئے تو وہ ہمیں ایک سَو روٹی توے کی پکا کر دیں۔ توے پر سو روٹی پکانا کوئی بڑا کام نہیں۔ میں نے اس روز (یعنی ۱۰؍جنوری کو) اپنے باورچی کو کہا کہ جتنی روٹیاں زائد پکا سکو پکا دو اور میرا اندازہ ہے کہ اس نے کم و بیش ایک سَو روٹیاں صبح کے ناشتہ پر زائد پکا دی تھیں اور وہ ہم نے لنگر نمبر ا میں بھجوا دی تھیں اور سَو سے زائد اس نے دوپہر کے

کھانے پر پکا دی تھیں جو ہم نے لنگر نمبر ا میں بھجوائیں میں نے تو دوپہر کے وقت روٹی نہیں کھائی تھی کیونکہ میں اپنا راشن صبح ناشتہ پر پورا کر چکا تھا یعنی ایک چپاتی میں نے کھالی تھی۔ پس سو روٹی توے پر پکانا کوئی مشکل بات نہیں۔ اگر چھ سَو گھر رضا کارانہ خدمت پیش کر دیں تو ضرورت کے وقت ساٹھ ہزار روٹی چند گھنٹوں کے اندر مل سکتی ہے۔

تیسری چیز یہ ہے کہ فروری کا مہینہ ختم نہ ہو کہ ایک سو لوہ (لوہ ایک بڑے توے کو کہتے ہیں) افسر صاحب جلسہ سالانہ خرید کر مجھے رپورٹ کریں اور اگلے جلسہ پر ایک سو چولہے بھی ضرورت پر کام آنے کیلئے پہلے سے تیار ہوں اور وہاں لکڑیاں بھی موجود ہوں تا ضرورت پڑے تو ان لوہوں سے کام لیا جا سکے۔

اس سال سینکڑوں احمدی بہنوں کی طرف سے مجھے یہ اطلاع ملی کہ آپ لوہ کا انتظام کریں نانبائیوں کی ضرورت نہیں مجھے ذاتی تجربہ تو نہیں ویسے کہتے ہیں اور بتانے والوں نے بتایا ہے کہ ایک لوہ پر اگر تین عورتیں روٹیاں پکا رہی ہوں تو وہ ایک بوری آٹا پکا دیتی ہیں (وَاللّٰہُ اَعلَمُ) اگر یہ صحیح ہو تو ہمیں سارے جلسہ کے لئے زیادہ سے زیادہ ایک سَو پچاسی لوہ کی ضرورت ہے کیونکہ اس سے زیادہ تنور ہمارے نہیں جلتے۔ لیکن اس سال میں ایک سو لوہ کا انتظام کرانا چاہتا ہوں اور اس کے لئے چھ سَو احمدی بہنیں وقت سے پہلے اپنی رضا کارانہ خدمات پیش کر دیں اور رجسٹروں میں ان کے نام جماعت کے لحاظ سے درج ہونے چاہئیں تا ضرورت پڑنے پر وہ روٹیاں پکا سکیں۔ سکیم پہلے سے تیار ہو جائے کہ مثلاً چک منگلا سے اتنی عورتیں بوقت ضرورت روٹی پکانے کے لئے تیار ہیں اور چولہے ان کے مقرر ہوں یہ نہیں کہ سکیم اس وقت بنائی جائے جب ضرورت پڑے سکیم پہلے سے تیار ہونی چاہئے۔ اگر خدانخواستہ ہمیں ضرورت پڑے تو ان بہنوں کو پتہ ہو کہ مثلاً چولہا نمبر ۱۵، نمبر ۱۶، نمبر ۱۷، نمبر ۱۸ یا نمبر ۱۹ ہمارے لئے ریزرو ہے وہ وہاں جائیں اور روٹی پکانا شروع کر دیں۔ ۳۰۰ ایک وقت میں اور ۳۰۰ دوسرے وقت میں ہمیں ہر چیز کے لئے تیار رہنا چاہئے خدا تعالیٰ نے ہمیں فراست اور عقل اور ہمت دی ہے اور اس لئے دی ہے کہ دنیا یہ دیکھے کہ یہ ایک ایسی قوم ہے جو آزمائش اور امتحان کے وقت ناکام ہونا جانتی ہی نہیں ناکامی ان کی قسمت میں نہیں ہے۔

چوتھی ہدایت میری یہ ہے کہ ایک چھوٹی سی مشین روٹی پکانے کے لئے اس سال ضرور خرید لی

جائے۔ایسی مشین جس پر ایک وقت میں سات آٹھ ہزار سے لے کر چودہ پندرہ ہزار تک روٹی تیار ہو سکے یہ بڑا چھوٹا یونٹ ہے لیکن ایسی مشین ضرور خرید لینی چاہیئے اس پر جتنا بھی خرچ آئے کیا جائے اس میں کچھ دقتیں ضرور ہوں گی امپورٹ لائسنس لینا پڑے گا لیکن اگر ہم ابھی کام شروع کر دیں تو جلسہ تک انشاء اللہ ایسی مشین خریدی جاسکتی ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے اور تجربہ ہمیں حاصل ہو جائے تو ایک وقت ایسا بھی آ سکتا ہے کہ ہم ایک کی بجائے تین چار پانچ چھ یا سات مشینیں حسب ضرورت لگا لیں اور ہمیں نانبائیوں کی احتیاج باقی نہ رہے۔ بہر حال اس سال ایک چھوٹا یونٹ اس قسم کی مشین کا لگ جانا چاہیئے۔

پانچویں بات یہ ہے کہ نانبائیوں کے ٹھیکہ کا جو موجودہ انتظام ہے اس سے بہتر انتظام کا منصوبہ بنا کر افسر صاحب جلسہ سالانہ ایک ماہ کے اندر اندر میرے سامنے رکھیں اور جس حد تک ممکن ہو سکے اس قسم کی ایمرجنسی کی روک تھام پہلے سے کر دی جائے۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ بھی ایک فضل تھا جو جلسہ کے ایام میں ہم پر نازل ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا ایک امتحان لیا اور اپنے فضل اور توفیق سے اس امتحان میں ہمیں کامیاب کیا جس کے نتیجہ میں ہمارے دلوں میں پہلے سے زیادہ بشاشت پیدا ہوگئی اور ہمارے ایمانوں کو تقویت حاصل ہوئی۔ فَالْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰی ذَالِکَ۔

اس کے علاوہ جلسہ کے دنوں میں تقاریر کا ایک سلسلہ ہوتا ہے تقریروں کے متعلق جماعت بھی دعائیں کرتی ہے اور میں بھی ہر وقت اس فکر میں رہتا ہوں اور دعا کرتا رہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور دوسرے مقررین کو بھی ایسے رنگ میں تقاریر کرنے کی توفیق عطا کرے جو اس کی رضا کو حاصل کرنے والا ہو اور جس کے نتیجہ میں جماعت کے دل تسلی پائیں۔ایک لاکھ کے قریب احمدی اور دوسرے دوست بڑی قربانی کر کے باہر سے آتے ہیں۔ان کے دل کو اطمینان اور بشاشت حاصل ہونی چاہیئے اور یہ احساس پیدا ہونا چاہیئے کہ جس غرض کیلئے ہم یہاں آئے ہیں وہ غرض پوری ہوئی اور ہمارے کانوں میں اللہ تعالیٰ کی باتیں اور محمد رسول اللہ ﷺ کے ارشادات ایسے رنگ میں پڑے کہ ہمارے دل ان سے متاثر ہوئے اور ہماری روح نے ان سے روشنی حاصل کی۔ یہ بھی نہ بھولنا چاہیئے کہ کسی مقرر نے ہمارے جلسہ کو کامیاب نہیں کرنا جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ فلاں شخص کی تقریر بڑی اچھی ہوتی ہے اور اس کے بغیر جماعت کے دل تسلی نہیں پکڑ سکتے وہ بت پرست ہے اور مجھے خدا تعالیٰ نے ایک عزم عنایت کر کے اور بڑی ہمت دے کر

بت شکن بنایا ہے۔

ایسے بتوں کو توڑنا میرا فرض ہے اور خدا کی توفیق سے ایسے بت ٹوٹتے ہی رہیں گے اور خدائے واحد ویگانہ کے پرستاروں کا یہ قافلہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ تقریر مقرر نے نہیں کرنی ہمارا ایمان ہے کہ تقریر اللہ تعالیٰ نے کروانی ہے وہ خود ہی مضمون سوجھاتا زبان میں برکت دیتا اور اثر پیدا کرتا اور دلوں کو اثر قبول کرنے کے لئے تیار کرتا ہے۔ کوئی انسان یہ دعوے نہیں کرسکتا کہ اپنی کسی ذاتی خوبی سے اس نے ایسا کیا جو ایسا سمجھتا ہے وہ میرے نزدیک احمق ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت کے مقررین کو توفیق عطا کی کہ وہ بہترین تقاریر تیار کرسکیں ان کے الفاظ میں تاثیر پیدا کی اور سننے والوں کے دلوں کو اثر قبول کرنے کی توفیق عطا کی اس سلسلہ میں میرے پاس بیسیوں خطوط اور رپورٹیں آئی ہیں کہ زمینداروں نے بھی اور شہری لوگوں نے بھی خاص طور پر جلسہ کی تقاریر سے اثر قبول کیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

جہاں تک میری تقریروں کا سوال ہے میں اس وجہ سے بھی پریشان تھا اور بہت دعائیں کر رہا تھا کہ جلسہ سے معاً قبل رمضان تھا اور رمضان کے روزے رکھنے کے نتیجہ میں ضعف اعصاب اور ضعف دماغ کی تکلیف مجھے شروع ہوگئی تھی ڈاک دیکھنا یا ملاقاتیں کرنا یا دوسرے کام جو ہیں وہ تو میں بہرحال کر رہا تھا بلکہ رمضان میں روزے کی وجہ سے بہت سا وقت بچ جاتا ہے جو دوسرے دنوں میں کھانے پینے پر خرچ ہوتا ہے اس لئے آدمی زیادہ وقت تلاوت یا کتب پڑھنے یا دعائیں کرنے یا عبادات بجالانے یا ملاقاتیں کرنے، خطوط پڑھنے، ان میں سے بہتوں پر دستخط کرنے اور نوٹ لکھنے وغیرہ وغیرہ میں خرچ کرسکتا ہے۔ چنانچہ میں یہ سارے کام رمضان کے دنوں میں بھی کرتا رہا۔ ماہ رمضان میں تو میری عادت یہ ہے کہ میں صبح کام پر بیٹھتا ہوں پھر نماز کے لئے اٹھتا ہوں نماز سے فارغ ہونے کے بعد پھر دفتر میں بیٹھ جاتا ہوں اور مغرب کی اذان تک یہی سلسلہ جاری رہتا ہے روزہ کھلنے کا وقت ہوا تو دفتر سے گیا، روزہ کھولا، پھر تھوڑا سا آرام کیا، اس کے بعد پھر کام شروع کر دیا۔

بعض دفعہ میں ۱۲ بجے رات تک کام کرتا رہتا ہوں لیکن میں نے محسوس کیا کہ میرے اعصاب میں بھی ضعف پیدا ہو گیا ہے اور ضعف دماغ کی بھی مجھے شکایت ہوگئی ہے اور مجھے یہ فکر پیدا ہوئی کہ اس ضعف کی حالت میں جلسہ کی ذمہ داریوں کو کیسے نباہوں گا اور میں نے کیا نباہنا تھا عاجزانہ دعاؤں سے اللہ

تعالیٰ سے ہی توفیق چاہی اور اپنی رحمت بے پایاں سے اس نے توفیق عطا کی۔ ہزار ہا وہ دوست بھی جلسہ میں شریک ہوتے ہیں جن کا ابھی ہماری جماعت سے تعلق نہیں۔ اس سال ایسے دوست بھی بہت کثرت سے آئے۔ سرگودھا کے ایک غیر احمدی دوست اپنے ایک احمدی دوست کو ملے اور کہنے لگے کہ سرگودھا کے ہر شخص کو جسے میں جانتا ہوں میں نے جلسہ پر دیکھا ہے۔ پس بڑی کثرت سے سرگودھا، لائل پور اور دوسری جگہوں سے دوست آئے انہوں نے جلسہ سے جو اثر لیا اور اس کے متعلق جو اظہار کیا ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ ان کی بہت سی غلط فہمیاں اللہ تعالیٰ نے دور کر دیں اور بڑے ہی متاثر ہو کر وہ یہاں سے گئے۔ یہ لوگ دنیا میں پھنسے ہوئے ہیں دعا کرنی چاہئے کہ دنیا کی دلدل سے اللہ تعالیٰ ان کی نجات کے سامان پیدا کرے اور وہ غلبہ اسلام کی اس عظیم مہم میں حصہ لینے لگیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں جاری کی ہے۔

جلسہ کی تقریر کے وقت بھی میں سارے مجمع پر نظر رکھتا ہوں مجھے سوائے بشاشت اور سیری کے جذبات کے اور کچھ نظر نہیں آیا محبت کا جو اظہار جماعت کرتی ہے وہ تو بیان نہیں ہو سکتا اور نہ اس کا شکریہ ادا کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا ہے کہ

شمار فضل اور رحمت نہیں ہے
تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے

اس کا نظارہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

ویسے تو یہ دو مصرعے اوپر نیچے ہیں لیکن ایک دن میری زبان پر اسی ترتیب سے یہ آئے تھے اس لئے میں اسی ترتیب سے بولتا ہوں۔

شمار فضل اور رحمت نہیں ہے
تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے

تو ہر ساعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کو ہم نے یہاں نازل ہوتے دیکھا صرف ربوہ ہی میں نہیں ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے اسلام کے حق میں ایسے سامان پیدا کر رہے تھے کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں کا انتشار صرف یہیں نہیں بلکہ ساری دنیا میں ہی نزول

رحمت ہوتا ہمیں نظر آتا ہے۔ میں ایک خط کے بعض اقتباسات آپ کو پڑھ کے سناؤں گا۔ جلسہ کے عین اختتام پر امام کمال یوسف کی تار آئی تھی کہ وہاں بعض پادری مخالفانہ مضمون بھی لکھ رہے ہیں اب دو روز ہوئے مجھے ان کا خط ملا اس کے اقتباسات میں اس لئے پڑھ کے سنانا چاہتا ہوں کہ دوست اس بات کو پہچان لیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر کس قسم کے فضل نازل کر رہا ہے اور یہ کہ ان فضلوں کا تعلق صرف ہمارے دلوں سے یا ہمارے خاندانوں یا ہمارے ماحول یا ہمارے شہروں سے نہیں بلکہ ساری دنیا سے ان کا تعلق ہے اور اس رنگ میں وہ فضل نازل ہو رہے ہیں کہ ہماری جبین نیاز اور بھی اس کے سامنے جھک جاتی ہے کہ جس چیز کی ہمیں ذرا بھی طاقت نہیں جس کے متعلق ہم وہم بھی نہیں کر سکتے کہ ہم اپنی طاقت سے یہ چیز کر سکتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت نمائی سے وہ باتیں ظاہر کر رہا ہے۔ یہ انیس جنوری کا لکھا ہوا خط ہے۔ امام کمال یوسف لکھتے ہیں کہ

''جس پادری نے ہمارے خلاف مضامین لکھے اس اخبار میں ایک ایڈیٹوریل سات مختلف مضامین پادری کے خلاف اور ہمارے حق میں چھپے ہیں (اور بہت سے خطوط بھی) ایک خط سات دستخطوں سے چھپا ہے جس میں لکھا ہے کہ اگر پادری کی رائے اسلام کے خلاف اس کی ذاتی نہیں بلکہ اس کے چرچ کی رائے ہے تو ہم سات آدمی چرچ سے علیحدہ ہونے کا اعلان کرتے ہیں''۔

ایک نے لکھا ہے کہ مسلمانوں کے اخلاق ہم سے زیادہ بلند ہیں اس لئے پادری کا ایسا لکھنا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بڑی گری ہوئی بات ہے۔

''اور ایک خط کی سرخی ہے''تعصب۔'' ایک خط کی سرخی ہے کہ میں بحیثیت عیسائی ایسے پادری کی وجہ سے سخت نادم ہوں''۔

''ایک نے لکھا ہے کہ پادری کا یہ کہنا کہ''اسلام تلوار سے پھیلا اس کی اپنی تاریخ سے ناواقفی کی علامت ہے۔

ایڈیٹوریل کی سرخی ہے''دی ڈووَر (وہ علاقہ جہاں ہماری مسجد ہے) میں مذہبی جنگ'' آج کا اخبار بھرا ہوا ہے اس علاقہ کے طلباء نے کثرت سے مسجد میں آنا شروع کر دیا ہے۔ آج بھی ایک کلاس جمعہ کے وقت آ رہی ہے۔ تقاریر کے لئے بھی کئی جگہ مدعو کیا گیا ہوں۔ خط ختم کرنے کے بعد انہوں نے نوٹ دیا ہے۔

ابھی ایک اور اخبار کا فون بھی آیا ہے۔ بڑا مشہور اخبار ہے۔ وہ غالباً اس پادری کے خلاف مضمون لکھ رہا ہے شائد رائے عامہ ہموار کر کے اس کو چرچ سے استعفیٰ دینے پر مجبور کرے کہ تو نے کیوں اس قسم کا مضمون اسلام کے خلاف اور نبی اکرم ﷺ کے خلاف لکھا''۔

اب دیکھو اس طرح ان عیسائیوں کے دلوں ان خیالات کا پیدا ہونا اور جرأت کے ساتھ ان کا اظہار کرنا اور اسی اخبار کا جس میں اسلام کے خلاف اس پادری کا مضمون شائع ہوا تھا۔ ان خیالات کو شائع کر دینا اور خود ایڈیٹوریل اس کے خلاف لکھنا یہ ایسی باتیں نہیں جو میں اور آپ کر سکیں اللہ تعالیٰ نے آسمان سے فرشتوں کو نازل کیا اور ان دلوں میں ایک تبدیلی پیدا کی اور ایک جرأت پیدا کی اور انہیں توفیق دی کہ جرأت سے ان خیالات کا اظہار کریں اور جرأت سے ان خیالات کو شائع کریں۔

اس سے پہلے (جلسہ سے چند دن پہلے) ہمارے آنریری مبلغ میڈیسن صاحب نے ایک خط کے ذریعہ یہ اطلاع دی تھی (ایک خط تو میں نے جلسہ کے دنوں میں سنایا تھا وہ تو اللہ تعالیٰ کا ایک معجزہ ہے ایک اور خط میں انہوں نے لکھا) کہ اب پیپلز چرچ آف ڈنمارک کے اراکین بھی مسجد میں آتے ہیں تو ہمارے ساتھ شریک ہو کر نماز پڑھتے ہیں وہ ابھی مسلمان تو نہیں ہوئے مگر اتنے قریب آ گئے ہیں (اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے اور وہ اسلام کو شناخت کر لیں) اس وقت عیسائیت تعصب کے انتہائی مظاہرے کرے گی کیونکہ وہ اسلام کے بڑھتے ہوئے غلبہ سے خائف ہوگئی ہے لیکن تعصب کے ان مظاہروں میں فتح اسی کو ہوگی جس کی فتح کی بشارت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے دی۔ اسلام کا غلبہ مقدر ہو چکا ہے اس غلبہ کے ظہور کے لئے ہم پر بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سی ذمہ داریاں عائد کی ہیں ان ذمہ داریوں کو نباہنا ہمارا کام ہے۔ سب سے پہلی اور سب سے اہم ذمہ داری تو یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی حمد سے ہر وقت اپنی زندگی کو معمور رکھیں اور اس کے شکر گزار بندے بن کر اپنی زندگیوں کے لمحات کو گزاریں اور دوسری بنیادی اور اصولی ذمہ داری یہ ہے کہ ہر وہ قربانی جس کا وقت اور زمانہ ہم سے مطالبہ کرے ہم بشاشت کے ساتھ اپنے ربّ کے حضور پیش کر دیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی اس کی توفیق دے۔ (آمین)

(روزنامہ الفضل مورخہ ۴؍فروری ۱۹۶۸ء صفحہ ۲ تا ۵)

☆......☆......☆